مکتوبِ خصوصی[1]

بنام ڈاکٹر سید رضوان علی صاحب۔ مرسلہ: مولانا محمود حسن صاحب۔ ملتان

ترجمان القرآن (بابت ماہ نومبر ۱۹۸۹ء) میں آپ کا ایک قیمتی مضمون "جوابِ آں غزل" اور ہفت روزہ تکبیر (بابت ۹ نومبر ۱۹۸۹ء میں "خانوادۂ نبوت سے متعلق ایک طرح سے میں تاریخی اغلاط" کے عنوان سے مضمون نگاہ افروز ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے، آپ نے جن حقائق کا اظہار اور اعتراف کیا ہے اب ان سے اغماض کیا جا رہا ہے۔ مولانا مودودیؒ سے بغض وعناد نے اب یہ صورت اختیار کر لی ہے کہ اہل السنۃ والجماعۃ کے مسلمہ نظریات سے اختلاف کرنے کو "علماء حق" کا مسلک قرار دینے پر زور صرف ہو رہا ہے اور زورِ بیان کے ساتھ زورِ قلم بھی میدان جہاد (؟) میں ہے۔

خلافت و ملوکیت ایک تحقیقی بلند پایہ کتاب ہے۔ اس موضوع پر ہم نے اکابر علماء کو لکھنے کی دعوت دی۔ سب نے پہلوتہی کیا اور بعض بزرگوں نے تو جواب دینے کی زحمت بھی گوارا نہ کی۔ البتہ ایک صاحب علم حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ نے جرأت سے کام لے کر لکھا کہ یہ موضوع بڑا اہم اور ضروری ہے۔ اس کے لئے سرمایہ اور رجال کی ضرورت ہے۔ میرے پاس نہ تو سرمایہ ہے اور نہ رجال کار، لہٰذا معذرت کرتا ہوں۔ ایک مردِ درویش نے تنہا ایک اکیڈمی کا کام کیا تو بزرگان دین نے شدید غصہ کا اظہار فرمایا۔ اس موضوع پہ لکھنے کی صلاحیت یا جرأت نہیں لیکن اگر کسی نے لکھا تو اس کی خیر نہیں۔ الٰہی یہ ماجرا کیا ہے؟ آپ کا مضمون جوابِ آں غزل مجھے بہت پسند آیا۔ میں اہلبیتؓ

---

[1] یہ خط مولانا محمود حسن نے ڈاکٹر سید رضوان علی صاحب کو لکھا، مگر بدقسمتی سے ان کا پتہ محفوظ نہیں، لہٰذا شائع کیا جا رہا ہے تاکہ مکتوب الیہ کے علاوہ دوسرے اصحاب بھی پڑھ سکیں (مدیر)

سے محبت کرتا ہوں۔ صحیح بخاری (ابواب المناقب صفحہ ۵۳) میں ایک روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے امام حسنؓ کے بارے میں فرمایا اللھم انی احبہ فاحبہ صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۸۲ میں یہ الفاظ ہیں انہ قال للحسن اللھم انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ ترمذی ابواب المناقب میں سیدنا حسنؓ اور سیدنا حسینؓ کے بارے میں فرمایا: اللھم انی احبھما فاحبھما واحب من یحبھما اس طرح کی احادیث کی وجہ سے میں سیدنا حسن اور سیدنا حسینؓ سے محبت کرتا ہوں اور بڑے خلوص سے محبت کرتا ہوں تاکہ حضور اکرمؐ کی دعا مندرجہ بالا کا مستحق ہو جاؤں۔

میں طلبہ سے کہا کرتا ہوں کہ ہمارے حسینؓ سے یزید کو کیا نسبت ہے حسینؓ کی تو خاکِ پا بھی یزید (علیہ ما علیہ) سے بہتر ہے۔

میں مؤدبانہ درخواست کرتا ہوں کہ محمود احمد عباسی کی لچر کتاب کا علمی جواب لکھ کر اسلامی تاریخ کی خدمت کیجئے۔ اللہ تعالیٰ اجر دے گا۔ جواب آں غزل میں آپ نے لکھا ہے کہ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر کا بیان پڑھیئے کہ ان کو امیر معاویہؓ نے رشوت میں ایک لاکھ درھم بھیجے الخ" یہ روایت میری نظر سے نہیں گذری۔ نسیان کا بھی امکان ہے[۱]۔ براہِ کرم کتاب اور باب کا حوالہ دے کر ممنون فرمائیں۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو "خلافت معاویہ و یزید" کا جواب لکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اسے قبول بھی فرمائے۔

آپ سے باتیں کرنے کو جی چاہتا ہے لیکن قرطاس و قلم کا دامن تنگ ہے۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر

---

[۱] جناب معاویہ نے یزید کو ولی عہد بنانے کے لیے با اثر حضرات کی رائے ہموار کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس سلسلے میں انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر کو ایک لاکھ درہم بھیج کر یزید کی بیعت پر راضی کرنا چاہا مگر انہوں نے فرمایا "پھر تو میرا دین بڑا ہی سستا ہو گیا" یہ کہہ کر انہوں نے روپیہ لینے سے انکار کر دیا۔ ابن الاثیر جلد ۳ ص ۲۵۰ والبدایہ جلد ۸ ص ۸۹ (بحوالہ "خلافت و ملوکیت" ص ۱۵۰) بخاری والی روایت سامنے نہیں (غ ع)